1964_5_801_807

5 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپوٹس 1964

سٹیٹ آف گجرات

بنام

جیتلال چیلا بھائی پٹیل

6دسمبر 1963

اے۔کے۔سارکر اور کے۔این۔وانچو، جسٹسز

فیکٹری ایکٹ، 1948 (63 آف 1948)، دفعات 21(1)(iv)(c),91,101 - خطرناک مشین-تفتیش- بھاڑ کی عدم موجودگی- کسی اور کے ذریعہ ہٹانا، اگراچھا دفاع ہو۔

آئل مل کے سپر گیئر وہیل کو چکنائی کرتے ہوئے ایک مزدور کا ایک ہاتھ پکڑا گیا اور اسے کاٹنا پڑا۔ ایسا معلوم ہوا کہ حادثے کے وقت اسپر گیئر وہیل کا کور موجود نہیں تھا۔ مدعا علیہ، جو مل کا منیجر ہے، پر ایکٹ کی دفعہ 21(1)(iv)(c) کی تعمیل کرنے میں ناکام ہونے پر فیکٹری ایکٹ کی دفعہ 92 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ مزدور نے کہا کہ کور کو مدعا علیہ نے مرمت کے لیے ہٹا دیا تھا، جبکہ مدعا علیہ کا معاملہ یہ تھا کہ مزدور نے خود اسے ہٹا دیا تھا۔ ٹرائل جج کسی بھی بیان کو قبول کرنے سے قاصر رہا اور اس نے مدعا علیہ کو یہ کہہ کر بری کر دیا کہ اگر اس کی رضامندی یا علمیت کے بغیر کسی نے بھاڑ دیا تو اسے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اپیل پر، ہائی کورٹ نے بری ہونے کے فیصلے کی توثیق کی۔

منعقد: (i) محض یہ حقیقت کہ کسی اور نے قبضہ کرنے والے یا منیجر کے علمیت، رضامندی یا ملی بھگت کے بغیر حفاظتی سامان کو ہٹا دیا تھا، اسے دفاع فراہم نہیں کرتا ہے۔ جب قانون یہ کہتا ہے کہ مشین کے کام کرنے کے دوران گارڈ کو پوزیشن میں رکھنا اس کا فرض ہوگا اور جب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے ایسا نہیں کیا ہے، تو اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اس کے باوجود وہ ذمہ دار نہیں تھا۔

(ii) یہاں تک کہ جہاں قبضہ کرنے والا یا منیجر یہ ثابت کر سکتا ہے کہ بھاڑ کسی اور نے ہٹا دی ہے، اسے مزید یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اس نے یہ دیکھنے کے لیے مستعدی سے کام لیا کہ باڑ، جسے ایکٹ کے تحت دیکھنا اس کا فرض تھا، کو پورے وقت پوزیشن میں رکھا گیا تھا، اسے نہیں ہٹایا گیا تھا۔

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار: 1961 کی فوجداری اپیل نمبر 193۔

1960 کی فوجداری اپیل نمبر 367 میں گجرات ہائی کورٹ کے 9 فروری اور 10 فروری 1961

کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ڈی۔آر۔پریم، کے۔ایل۔ہاتھی اور آر۔ایچ۔دھبر، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

6 دسمبر **1963**۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سارکر جسٹس: اپیل فیکٹری ایکٹ **1948** کے تحت ایک سوال اٹھاتی ہے۔یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ مدعاعلیہ کی جانب سے کوئی پیشی نہیں ہوئی لیکن اپیل کی حمایت میں پیش ہونے والے مسٹر پریم نے اپیل گزار اور مدعاعلیہ دونوں کے نقطہ نظر سے تمام متعلقہ رپورٹ شدہ فیصلوں کے ساتھ معاملے کو ہمارے سامنے بہت منصفانہ طور پر رکھا ہے۔ہم اس مدد کے لیے اس کے بہت مشکور ہیں۔

جواب دہندہ آئل مل کا مینیجر ہوتا ہے۔مل میں ایک سپر گیئر وہیل تھا۔مل کے ایک مزدور نے اسپر گیئر وہیل کو، جو اس وقت حرکت میں تھا، چکنائی کرتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ اس میں پکڑا ہوا تھا۔آخر کار اس ہاتھ کو کاٹنا پڑا۔ایسا لگتا تھا کہ اسپر گیئر وہیل میں ایک بھاڑ تھا جس میں اسے بیس پر لگانے کے لیے بولٹ تھے لیکن حادثے کے وقت کو رو ہاں نہیں تھا، بظاہر اسے پہلے ہٹا دیا گیا تھا۔یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ آخری بار کب پوزیشن میں تھا۔

مدعاعلیہ پر دفعہ **21(1)(iv)(c)** کی تعمیل کرنے میں ناکام ہونے پر ایکٹ کی دفعہ **92** کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔اس حصے کا متعلقہ حصہ مندرجہ ذیل ہے:

دفعہ **21**۔ (**1**) ہر فیکٹری میں درج ذیل، یعنی۔

(**iv**) جب تک کہ وہ ایسی پوزیشن یا ایسی توضیح میں نہ ہوں جو فیکٹری میں کام کرنے والے ہر شخص کے لیے محفوظ ہو جیسا کہ اگر انہیں محفوظ طریقے سے بھاڑ لگائی جاتی تو ہوتا، درج ذیل، یعنی۔

(**c**) کسی بھی دوسری مشینری کا ہر خطرناک حصہ،

کافی حد تک تعمیر کے حفاظتی اقدامات کے ذریعے محفوظ طریقے سے بھاڑ لگائی جائے گی جسے اس وقت رکھا جائے گا جب وہ بھاڑ لگانے والی مشینری کے حصے حرکت میں ہوں یا استعمال میں ہوں:

ایکٹ کا دفعہ **92** مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

دفعہ **92**۔سوائے اس کے کہ جیسا کہ اس ایکٹ میں دوسری صورت میں واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے۔اگر کسی فیکٹری میں یا اس کے سلسلے میں اس ایکٹ کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو فیکٹری کا قابض یا مینیجر کسی جرم کا مجرم ہوگا اور اس کی سزا قید یا جرمانے سے ہوگی۔

اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اسپر گیئر وہیل پر ایک گارڈ رکھا گیا تھا اور یہ ایک مناسب گارڈ تھا۔ یہ دعویٰ نہیں کیا گیا ہے کہ اگر یہ وہاں ہوتا تو مدعا علیہ کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کوئی جرم کیا ہے، لیکن وہ وہاں نہیں تھا۔ مزدور نے کہا کہ اسے مدعا علیہ نے مرمت کے لیے ہٹا دیا تھا جبکہ مدعا علیہ کا معاملہ یہ تھا کہ مزدور نے خود اسے ہٹا دیا تھا۔ فاضل ٹرائل جج کسی بھی بیانیا کو قبول کرنے سے قاصر تھا اور اس نے مدعا علیہ کو یہ کہتے ہوئے بری کر دیا کہ اگر کسی نے اس کی رضامندی یا علم کے بغیر کور ہٹا دیا تو اسے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

ہائی کورٹ کے دانشور ججوں نے جب معاملہ اپیل میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بہت بڑی تعداد میں مقدمات کا حوالہ دیا، جن میں زیادہ تر انگلش فیکٹریز ایکٹ کے تحت انگریزی عدالتوں اور ہماری کچھ ہائی کورٹس کے تھے اور ان سے انہوں نے درج ذیل دو اصولوں کا نتیجہ اخذ کیا: (1) اگرچہ تحفظ کی ذمہ داری انڈین ایکٹ کی دفعہ (c)(iv)(1)21 کے تحت مطلق ہے، پھر بھی یہ دور اندیشی کے امتحان سے اہل ہے، اور (2) اگر آجر یا منیجر کی طرف سے فراہم کردہ تحفظ کو کارکن کی طرف سے کسی غیر معقول یا مسخ شدہ عمل سے ناگوار قرار دیا جاتا ہے، تو آجر یا منیجر کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کیفاضل ججوں کے بہت احترام کے ساتھ ہم ان دونوں اصولوں کی مقدمے کے فیصلے سے مطابقت کی تعریف کرنے سے قاصر ہیں۔ نہ ہی ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے اپنے فیصلے کو ان میں سے کسی بھی اصول پر مبنی کیا۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں مذکور مقدمات کا نوٹس لینا یا ان سے اخذ کیے جانے والے اصولوں پر بحث کرنا غیر ضروری ہے۔

جیسا کہ ہائی کورٹ نے کہا، اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ دفعہ (c)(iv)(1)21 کے معنی میں اسپر گیئر وہیل ایک خطرناک مشین تھی۔ اس طرح ہونے کی وجہ سے، واضح طور پر، اس کی باڑ کو محفوظ طریقے سے لگانے اور یہ دیکھنے کی ذمہ داری تھی کہ باڑ کو "اس جگہ پر رکھا گیا تھا جب کہ وہ باڑ لگانے والی مشینری کے حصے حرکت میں ہیں یا استعمال میں ہیں"۔ درحقیقت یہ حقیقت کہ مدعا علیہ نے مشین پر محافظ فراہم کیا تھا، اسے شک سے بالاتر رکھتی ہے، جیسا کہ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا، کہ مشین دفعہ کے معنی میں خطرناک تھی۔ یہ دعویٰ نہیں کیا گیا تھا کہ غیر محفوظ مشین سے خطرہ کوئی متوقع خطرہ نہیں تھا۔ اس لیے اس معاملے میں خطرے کی پیش گوئی نہ ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے دفاع کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

ہائی کورٹ اس مفروضے پر آگے بڑھی کہ یہ ثابت نہیں ہوا تھا کہ مزدور نے خود گارڈ کو ہٹا دیا تھا۔ ہم اس مفروضے پر بھی آگے بڑھیں گے۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ کسی فوجداری مقدمے میں ملزم کوئی

وضاحت پیش کرنے کا پابند نہیں ہے اور اگر اس نے ایسا کیا اور یہ وضاحت قائم نہیں کی گئی تو اس سے اس جرم کے لیے اس کی سزا کا جواز نہیں ملے گا جس کے لیے اس پر الزام لگایا گیا تھا۔ یہ ایک تجویز ہے جس پر موجودہ معاملے میں اختلاف کرنا غیر ضروری ہے۔

اس کے بعد ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 21(1)(iv)(c) میں کوتاہی پر غور کیا گیا ہے اور اس کوتاہی کو استغاثہ کے ذریعے قائم کرنا ہوگا۔ آخر میں اس نے کہا کہ ایکٹ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ مقنّنہ کا ارادہ ہے کہ قبضہ کرنے والے یا منیجر کو ہمیشہ ہر اس مجرم کو قانون کے کٹہرے میں لانے کے لیے محتاط رہنا چاہیے جس نے اس کی طرف سے فراہم کردہ تحفظ کو ہٹا دیا ہو یا ایسا کرنے میں اس کی ناکامی کا مطلب اس کی سزا ہونا چاہیے۔ اس نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ قانون میں اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ جہاں قابض یا منیجر نے مناسب تحفظ فراہم کر کے اس دفعہ کے تحت اپنی ذمہ داری پوری کی ہو، وہ ذمہ دار ہوگا اگر کوئی اور، جو اسے نہیں جانتا تھا، اسے اس کے علم، رضامندی یا ملی بھگت کے بغیر ہٹا دے۔ لہذا، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ جیسا کہ موجودہ معاملے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے یا کارکن نے گارڈ کو ہٹا دیا تھا، اس کے بعد یہ ہوا کہ کسی ایسے شخص کو ہٹا دیا گیا تھا جسے قابض یا منیجر ٹھیک نہیں کر سکتا تھا، اور یہ ایسی چیز تھی جس کی قابض یا منیجر سے معقول طور پر توقع نہیں کی جا سکتی تھی اور اسے اس طرح کے ہٹانے کا ذمہ دار نہیں بنایا جا سکتا تھا۔

ہم اس معاملے کے اس نظریے کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملزم شخص کی طرف سے کوتاہی کو استغاثہ کے ذریعے ثابت کرنا ہوگا اس سے پہلے کہ سزا ہو سکے۔ یہ مشاہدہ کرنا ہوگا کہ دفعہ 21(1)(iv)(c) میں نہ صرف یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ مشین کے خطرناک حصے کو حفاظتی انتظامات سے محفوظ طریقے سے گھیر لیا جائے بلکہ یہ بھی کہ حفاظتی انتظامات کو اس وقت تک رکھا جائے جب تک کہ وہ باڑ لگانے والی مشینری کے حصے حرکت میں ہوں یا استعمال میں ہوں۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے تھا کہ "محفوظ طریقے سے باڑ لگائی جائے گی" کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ باڑ ہمیشہ موجود ہونی چاہیے۔ تاہم قانون نے واضح طور پر یہ کہہ کر معاملے کو شک سے بالاتر کر دیا ہے کہ مشین کے کام کرنے کے دوران باڑ کو پوزیشن میں رکھا جائے گا۔ یہ کوتاہی ہے جو یہاں ہوا ہے؛ جب مشین کو کام کرنے کے لیے بنایا گیا تھا تو باڑ موجود نہیں تھی۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے اور اسے قائم کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کیا محض یہ حقیقت کہ کسی اور نے قبضہ کرنے والے یا منیجر کے علمیت، رضامندی کے بغیر حفاظتی سامان کو ہٹا دیا تھا، ہمیشہ اسے دفاع فراہم کرتی ہے؟ ہم ایسا نہیں سوچتے۔ جب قانون یہ کہتا ہے کہ جب

مشین کام کر رہی ہو تو گارڈ کو پوزیشن میں رکھنا اس کا فرض ہوگا اور جب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے ایسا نہیں کیا ہے، تو اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اس کے باوجود وہ ذمہ دار نہیں تھا۔ ہمارے لیے یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ ہر اس صورت میں جہاں یہ ثابت ہو کہ مینیجر یا قبضہ کرنے والے نے ضروری بھاڑ یا محافظ فراہم کیا تھا لیکن کسی خاص لمحے میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باڑ یا محافظ کو ہٹا دیا گیا تھا، اسے ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے۔ فرض کریں کہ بھاڑ کسی وجہ سے جس کے لیے مینیجر یا قبضہ کرنے والا ذمہ دار نہیں ہے، اچانک ٹوٹ جاتی ہے اور مشین کچھ دیر کے لیے غیر بھاڑ رہتی ہے اس سے پہلے کہ مالک یا قبضہ کرنے والے کو اس کا پتہ چل جائے اور بھاڑ کو تبدیل کر دیا جائے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں اسے ذمہ دار نہیں بنایا جا سکتا۔ ایک قانون، یقیناً، کسی شخص کی ناممکنیت کی ضرورت نہیں رکھتا ہے۔ لیکن یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ یہاں ایسا ہی ہے۔ مدعا علیہ نے کوئی ثبوت نہیں دیا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے یہ دیکھنے کے لیے اپنی ڈیوٹی انجام دینے کے لیے کیا کیا تھا کہ جب مشین کام کر رہی تھی تو گارڈ کو پوزیشن میں رکھا گیا تھا۔ یہ ثابت کرنے کی ذمہ داری اس پر تھی کیونکہ اس کا دفاع اس پر منحصر تھا۔ وہ اس ذمہ داری کو نبھانے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔ اس لیے ہم۔ یہ سوچیں کہ وہ دفعہ (c)(iv)(1)21 کی شرائط پر عمل کرنے میں ناکام ہونے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 92 کے تحت ذمہ دار ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 101 کو اس دلیل کی حمایت کرنے کے طور پر حوالہ دیا گیا تھا کہ ایکٹ کی شرائط پر عمل کرنے میں ناکامی کے لیے کسی قابض یا مینیجر کی ذمہ داری مطلق تھی اور اس کے لیے واحد دفاع دستیاب تھا جو اس کے ذریعے فراہم کیا گیا تھا۔ ہمارے خیال میں اس سوال سے نمٹنا غیر ضروری ہے۔ یہ موجودہ معاملے میں پیدا نہیں ہوتا ہے، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مدعا علیہ نے کوئی دفاع پیش نہیں کیا تھا، چاہے اس سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ 101. یا دوسری صورت میں۔ اس کا واحد نقطہ یہ تھا کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ گارڈ کے ساتھ کیا ہوا اور یہ، ہماری رائے میں، کوئی دفاع نہیں ہے۔

تاہم، ہم کسی اور مقصد کے لیے اس حصے کا حوالہ دینا چاہتے ہیں۔ سیکشن میں کہا گیا ہے کہ جہاں کسی فیکٹری کے قابض یا مینیجر پر اس ایکٹ کے تحت قابل سزا جرم کا الزام لگایا جاتا ہے، وہ کسی دوسرے شخص کو عدالت کے سامنے لانے کا حقدار ہوگا جس پر وہ اصل مجرم کے طور پر الزام عائد کرتا ہے اور اگر وہ عدالت کے اطمینان کے مطابق ثابت کرتا ہے کہ (a) اس نے ایکٹ پر عمل درآمد کو نافذ کرنے کے لیے مناسب مستعدی سے کام لیا، اور (b) کہ مذکورہ دوسرے شخص نے اپنے علم، رضامندی یا ملی بھگت کے بغیر اس جرم کا ارتکاب کیا، تو اس دوسرے شخص کو جرم کا مجرم قرار دیا جائے گا اور قابض یا مینیجر کو فارغ کر دیا جائے گا۔ لہذا، یہ ظاہر ہوگا کہ یہاں

تک کہ جہاں قبضہ کرنے والا یا منیجر یہ ثابت کرتا ہے کہ کسی اور نے اس کے علم، رضامندی یا ملی بھگت کے بغیر بھاڑ کو ہٹا دیا ہے، وہ اکیلے ہی اسے ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں کرے گا بلکہ اسے مزید یہ ثابت کرنا ہو گا کہ اس نے ایکٹ پر عمل درآمد کو نافذ کرنے کے لیے مناسب مستعدی کا استعمال کیا تھا جس کا صرف موجودہ جیسے معاملے میں مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ دیکھنے کے لیے مناسب مستعدی کا استعمال کیا کہ وہ بھاڑ جو ایکٹ کے تحت اس کا فرض تھا اسے ہمیشہ پوزیشن میں نہیں رکھا گیا تھا۔ ہمیں یہ واضح نظر آتا ہے کہ اگر یہ اس کا فرض تھا کہ وہ اس مقصد کے لیے مناسب مستعدی سے کام لے جہاں وہ یہ ثابت کر سکے کہ کسی اور نے باڑ کو ہٹا دیا ہے، تو یہ بھی اتنا ہی اس کا فرض ہو گا کہ وہ اس مستعدی سے کام لے جہاں وہ یہ ثابت نہ کر سکے کہ اسے کس نے ہٹا دیا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کارکنوں کو تحفظ دینے کا ایکٹ کا ارادہ مکمل طور پر ناکام ہو جاتا۔

ان وجوہات کی بنا پر ہم ہائی کورٹ یا فاضل ٹرائل مجسٹریٹ کے نقطہ نظر سے متفق نہیں ہو سکتے۔ اس کے مطابق ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور نیچے دی گئی عدالتوں کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور مدعا علیہ کو دفعہ 21(1)(iv)(c) کی شرائط کی خلاف ورزی کرنے پر دفعہ 92 کے تحت مجرم قرار دیتے ہیں۔ ہم اس پر 200 روپے کا جرمانہ عائد کرتے ہیں۔ نادہندہ صورت میں وہ ایک ہفتے کی سادہ قید سے گزرے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document